ہفتہ وار رسالہ: 338
WEEKLY BOOKLET:338

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

صَدَقات
کے بارے میں 25 سوال جواب

صفحات 17

- صدقہ دینے سے عمر کیسے بڑھے گی؟ 02
- حلال اور حرام کی مکس کمائی صدقہ کرنا کیسا؟ 06
- پرندوں کو صدقے کا گوشت کھلانا کیسا؟ 11
- عقیقہ کرنے کے بجائے صدقہ کرنا کیسا؟ 17

پیشکش
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امیرِ اہلِ سنّت سے صَدَقات کے بارے میں 25 سوال جواب

دعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے صَدَقات کے بارے میں 25 سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے اُس کے حلال رزق میں بَرَکت عطا فرما اور اُسے راہِ خُدا میں صَدَقہ و خیرات کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ﴿1﴾ وہ شخص جو میرے اُمتی کی پریشانی دُور کرے ﴿2﴾ میری سُنّت زندہ کرنے والا ﴿3﴾ مجھ پر کَثْرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ، ص 131، حدیث: 366)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

سوال: صَدَقہ اور خیرات کی قَبولِیَّت کا مِعیار کیا ہے؟

جواب: اِخلاص کے ساتھ جو عمل کیا جائے اللہ کی رَحمت سے اس میں قَبولِیَّت کی اُمّید بہت زِیادہ ہے اور اگر اِخلاص نہیں ہے تو پھر وہ رَد ہے، اس میں قبولیت نہیں ہے۔ (نسائی، ص 510، حدیث: 3137 ماخوذاً) جیسے لوگوں کو دِکھانے کے لئے کسی نے پیسے دیے تو ثواب کی اُمّید نہیں ہے۔ یہاں تو حالات ایسے ہیں کہ عام طور پر لوگوں کو دِکھانے کے لئے ہی لوگ پیسے دیتے ہیں، اگر لوگ دیکھ نہیں پاتے تو انہیں سناتے ہیں کہ ”میں نے یہ یہ کیا ہے اور اِتنا

www.dawateislami.net

اِتنا دیا ہے۔“ اگر سُنانے میں یہ نیّت ہے کہ سامنے والے کو بھی رَغبت ملے تو یہ نیّت اچھی ہے اور اس پر بھی ثواب ملے گا۔ (احیاء العلوم، 3/390، احیاء العلوم (مترجم)،3/940) لیکن صرف اس نیّت سے بتانا کہ یہ مجھے سخی بولیں، دِلیر بولیں تو یہ رِیا ہے، اس میں ثواب کی اُمّید نہیں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/625ماخوذاً) ”اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ (بخاری، 1/5، حدیث:1) (یعنی اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)۔“ چھوٹے سے چھوٹا عمل جو اللہ کو راضی کرنے کے لئے کیا گیا ہو اور اس میں غیر کا عمل دَخل نہ ہو تو اس میں ثواب کی اُمّید کی جاسکتی ہے۔ اِخلاص کی اور بھی بہت ساری تعریفیں ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/486) البتّہ اگر کسی کام میں غیر کا عمل دَخل اللہ کی رضا کے لئے بھی شامل ہو گیا تو ٹھیک ہے، مَثَلًا ایک بندے کی ہم نے اس لئے مَدَد کی تاکہ اس کا دل خوش ہو جائے اور اس پر مجھے ثواب ملے تو یہ بھی اللہ کی رضا والا کام ہو گیا، حالانکہ اس میں بندے کی رِضا بھی شامل ہے، لیکن اس بندے کی رِضا سے اصل مقصد اللہ کو راضی کرنا ہے، اس لئے یہ بھی عبادت ہو گیا۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 5/234)

سوال: جب آدمی کی عُمر مُقَرَّر ہے تو صَدَقہ دینے سے عُمر کیسے بڑھے گی؟

جواب: اللہ پاک کے عِلم میں ہے کہ بندہ کتنی عُمر میں فوت ہو گا۔ اس کی عُمر میں اِضافہ ہونا ہو گا تو ایسے اسباب ہو جائیں گے کہ اس کی عُمر بڑھ جائے گی، یہ سب اللہ پاک کا نظامِ قدرت ہے لیکن اللہ پاک کے علم میں ہونے کا یا اللہ پاک کی مَشِیَّت کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ جائے، اگر بیمار ہو تو عِلاج نہ کروائے اور سوچے کہ صحّت ملنی ہو گی تو مِل جائے گی، ویسے بھی شفا تو اللہ پاک ہی دیتا ہے دَوا کھانے کی کیا ضرورت ہے؟ ظاہر ہے کوئی بھی یہ بات سُن کر دَوا نہیں چھوڑے گا دَوا سب ہی کھائیں گے۔ ہاں! کتابوں میں مُتَوَکِّلِین کی ایک جماعت کے واقعات لکھے ہیں جو عِلاج نہیں کرواتے اور اللہ

www.dawateislami.net

پاک پر توَکُّل کرتے ہیں۔[1] ہو سکتا ہے ایسے لوگ اب بھی ہوں مگر آٹے میں نمک کے بَرابر ہی ہوں گے۔ بہر حال! روایتوں میں مختلف اَعمال کی بَرَکت بیان ہوئی ہے کہ کس سے عُمر میں اِضافہ ہوتا ہے اور کس سے رِزق میں وُسعَت ہوتی ہے۔ چُنانچہ بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ نمبر 560 پر مسئلہ نمبر 6: حدیث میں آیا ہے کہ صِلۂ رِحمی یعنی رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے سے عُمر میں زِیادتی اور رِزق میں وُسعَت ہوتی ہے۔(بخاری، 4/97، حدیث: 5985 ماخوذاً) بعض عُلَما نے اس حدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہے یعنی یہاں قضا مُعَلَّق مُراد ہے کیونکہ قضا مُبرَم ٹَل نہیں سکتی اور بعض نے فرمایا کہ زِیادتیِ عُمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زِندہ ہے یا یہ مُراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذِکرِ خیر لوگوں میں باقی رہتا ہے۔(ردالمحتار، 9/678-679 ملخصاً)
(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 5/245)

سوال: صَدقہ اور خیرات میں کیا فَرق ہے؟

جواب: صَدقہ عربی زبان کا لفظ ہے، اُردو میں صَدقہ کرنے کو خیرات کہتے ہیں جبکہ عربی میں خیرات ”خیر“ کی جمع ہے جس کا معنیٰ بھلائی ہے اَلبتَّہ اُردو میں مالی مدد کرنے کو خیرات کہتے ہیں، جیسے جب فقیر کو پیسے دیتے ہیں تو یہ خیرات کہلاتی ہے۔ زکوٰۃ بھی اُردو کے لحاظ سے خیرات ہی ہوتی ہے۔(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 6/317)

سوال: صدقہ کسے کہتے ہیں؟

1... حضرتِ سَہل تُستَری رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک مرض تھا کہ اگر کسی اور کو ہو جاتا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اس کا عِلاج کیا کرتے، لیکن خود اپنا عِلاج نہیں کرتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: اے دوست! ”ضَرْبُ الْحَبِیْبِ لَا یُوْجِعُ“ یعنی محبوب کی مار تکلیف نہیں دیتی۔(احیاء العلوم، 5/68)

جواب: صدقے کے حوالے سے کئی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کالے بکرے یا کالے مُرغے پر ہاتھ پِھروا کر یا کوئی بھی چیز سات بار سر پر سے گھما کر دی جائے تو وہی صدقہ ہے۔ اِس طرح کے انداز میں کوئی چیز دینا صدقے کے ساتھ ساتھ ٹوٹکا بھی ہے۔ دَراصل ہر وہ چیز جو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لیے اُس کی راہ میں دی جائے، کسی غریب کی مدد کی جائے یا بطورِ چندہ دیا جائے وہ سب صدقہ ہے۔

(کتاب التعریفات، ص95)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/390)

سوال: بعض لوگ گوشت یا زندہ مُرغ اپنے اُوپر سے وار کر جنگل میں پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھنا کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: صَدَقے کی کئی اَقسام ہیں فرض صَدَقہ جیسا کہ زکوٰۃ، واجِب صَدقہ جیسا کہ فِطرہ اور دِیگر صَدقاتِ واجبہ، نفلی صَدَقہ جیسے کسی غریب کو ثواب کی نیّت سے رَقم دینا جسے اُردو میں خیرات کہا جاتا ہے یہ بھی صَدَقہ ہی ہے۔ اِس کے عِلاوہ صَدَقے کی بعض صورتیں اور بھی ہیں جیسا کہ جان کا صَدَقہ دینا وغیرہ۔ اگر جان کا صَدَقہ دینا ہو تو فتاویٰ رَضویہ شریف میں ہے کہ جان کے بدلے یوں جان کا صَدَقہ دیا جائے کہ حَلال جانور ذَبح کر کے دے دیا جائے۔(فتاویٰ رضویہ، 24/186 ماخوذاً) لہٰذا جان کا صَدَقہ نکالنے کے لیے بَکرا یا مُرغی ذَبح کر کے دینا زیادہ اچھا ہے اور زندہ دینے میں بھی کوئی حَرَج نہیں۔ اِسی طرح رَقم، کپڑا اور اَناج وغیرہ چیزیں بھی صَدَقے میں دی جاسکتی ہیں۔ سوال میں جو صَدَقے کی صورتیں بتائی گئیں یہ باباجی لوگوں کے ڈھکوسلے ہوتے ہیں انہیں اِختیار کرنے سے بچنا چاہیے۔ صَدَقہ نکالنے کے لیے زندہ مُرغ پھینک دینا یا بکرے کی سِری یا پائے قبرستان کے چوراہے میں دَفن کرنا مال کو ضائع کرنا ہے اور ایسا صَدَقہ جس میں مال کو ضائع کیا جائے حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 20/455 ماخوذاً)

www.dawateislami.net

رہی بات پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنے کی تو مجھے لگتا ہے کہ یہ باباجی لوگوں پر تَاَثُّر (Impression) ڈالنے کے لیے بولتے ہوں گے کہ مُرغ پھینک دینا اور پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ باباجی ایسی جگہ مُرغ یا بکرا پھینکوا رہے ہوں کہ جہاں پہلے سے ہی باباجی کے بندے موجود ہوں کہ جیسے ہی بکرا یا مُرغ چھوڑا جائے وہ اسے پکڑ کر لے جائیں لہٰذا باباجی اس خوف سے کہ اگر مُرغ یا بکرا چھوڑنے والے نے مُڑ کر دیکھ لیا تو کہیں میرا بھانڈا پُھوٹ نہ جائے، اِس لیے صَدَقہ نکالنے والے کو یہ کہہ کر خوفزدہ کر دیتے ہوں کہ پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھنا اور اگر دیکھنے پر کچھ ہوا تو مجھے نہیں بولنا۔

بعض صورتوں میں ”مُڑ کر نہ دیکھنا“ بطورِ مُحاوَرہ بھی اِستعمال ہوتا ہے جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے ”راہِ خُدا میں دیا تو مُڑ کر مَت دیکھو“ اِس سے مُراد یہ ہوتا ہے کہ راہِ خُدا میں دینے کے بعد یہ تمنّا نہ کرو کہ مجھے واپس مِل جائے یا میں واپس لے لوں وغیرہ۔ بہر حال باباجی جو بولتے ہیں کہ ”پیچھے مُڑ کر مَت دیکھو“ اِس میں ان کی کیا حِکمت ہے مجھے معلوم نہیں اور اس سے متعلق جو باتیں میں نے ذِکر کیں یہ بطورِ تَفَنُّن ہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/ 249)

سوال: کیا گھر میں موجود صدقے کی رَقم اِستعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر نفل صدقے کی نیّت سے گھر میں رَقم رکھی تھی کہ ”یہ رَقم راہِ خُدا میں خرچ کروں گا یا حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نیاز کروں گا“ تو ایسی صُورَت میں وہ خُود اُس رَقم کا مالک ہے، اُس کے لئے بہتر یہی ہے کہ جس نیک کام کی نیّت سے رَقم رکھی ہے اُسی میں خرچ کرے، لیکن اگر وہ رَقم اپنے کسی کام میں اِستِعمال کرتا ہے تو بھی کوئی حَرَج نہیں ہے۔

(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) آج کل جو ہمارے ہاں

www.dawateislami.net

صدقہ بکس رکھے جاتے ہیں اگر اُن میں صرف اپنی ذاتی رَقم ہو تو چاہے وہ صدقۂ نافلہ ہو یا صدقۂ واجبہ دونوں صُورَتوں میں جب تک صدقہ اَدا نہیں کیا اُس وقت تک رَقم اِستِعمال کرنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 10/ 62)

سوال: حلال اور حرام کی کمائی کو اگر مِکس کرکے صَدقہ کریں تو کیا وہ قبول ہو جائے گا؟

جواب: حلال حلال ہے اور حرام حرام ہے۔ اللہ کریم پاک ہے اور پاک مال کو ہی قبول کرتا ہے۔[1] حرام مال تو کسی سے چھینا ہوا یا رِشوت کا ہوتا ہے لٰہذا جس سے یہ مال چھینا یا لیا ہے اُسے واپس دینا لازم ہے۔ جس سے لیا تھا اگر وہ فوت ہو گیا ہو تو اُس کے وُرَثاء کو دینا لازم ہوگا، اگر اُس کا کوئی وارث نہیں مل رہا یا جس سے لیا تھا وہ غائب ہو گیا یا پتا ہی نہیں کہ کس سے لیا تھا تو اب وہ مال صَدقہ کرنا ضروری ہے۔ اِسی طرح کسی سے سود لیا ہے تو اُسے بھی کسی شرعی فقیر پر صَدقہ کر دے کہ سود بھی قطعی حرام ہے لیکن اِس میں یہ ضَروری نہیں ہے کہ جس سے لیا ہے اُسے واپس کرے بلکہ جس سے لیا ہے اُسے واپس کرنا بہتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/ 551، 552 ملخصاً)

مالِ حرام صَدقہ کرتے ہوئے ثواب کی نیت بھی نہیں کر سکتے

یاد رہے! حرام مال صَدقہ کرتے ہوئے ثواب کی نیت نہیں کی جاسکتی البتّہ جس نے

---

1 ... حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ پاک صرف حلال ہی کو قبول کرتا ہے تو اللہ پاک اُسے داہنے ہاتھ میں قبول کرتا (یعنی راضی ہو جاتا) ہے پھر صدقہ والے کے لئے اس کی ایسی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ (ابن حبان، 5/ 134، حدیث: 3308) حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو حرام مال جمع کرے پھر اس سے صدقہ دے تو اس میں اس کے لئے کوئی اَجر نہیں اور اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، 4/ 141، حدیث: 7240)

www.dawateislami.net

حکمِ شریعت پر عمل کیا یعنی شریعت نے حرام مال کو واپس کرنے یا کسی فقیر پر صَدقہ کرنے کا حکم دیا ہے تو اِس حکم پر عمل کرنے کی وجہ سے ثواب کی اُمید ہے لیکن جو مال اُس نے دیا ہے اُس پر ثواب کی نیت نہیں کی جا سکتی۔(فتاویٰ رضویہ، 19/658) بعض لوگ سود کا پیسا بغیر ثواب کی نیت کے اِستنجا خانہ بنانے میں لگاتے ہیں یہ بھی جائز نہیں ہے۔[1] (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 10/169)

سوال: صدقہ کس طرح کیا جائے جس سے بیماری دُور ہو جائے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا ہے کہ جان کا صدقہ جانور جیسے بکرا یا مرغی وغیرہ ذبح کر کے دینا بہتر ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”شیرینی (یعنی میٹھی چیز) یا کھانا فقرا کو کھلائیں تو صدقہ ہے اور اَقارِب (یعنی رشتہ داروں کو کھلائیں) کو تو صلۂ رِحمی (یعنی رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ ہے) اور اَحباب کو (یعنی دوستوں کو کھلائیں) تو ضِیافت (یعنی اس کی دعوت ہے)۔ اور یہ تینوں باتیں (یعنی فقیر کو کھلانا، رشتے داروں کو کھلانا اور دوستوں کو کھلانا) موجبِ نزولِ رحمت (یعنی رحمت نازل ہونے) و دفعِ بلا و مُصیبت (یعنی بلائیں اور مُصیبتیں دفع

---

[1] ... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے حرام ذَریعے سے حاصل ہونے والے مال اور سودی رقم کو مسجد کے کسی کام میں اِستعمال کرنے سے متعلق سوال ہوا، جس کے جواب میں آپ اِرشاد فرماتے ہیں: جو مال بعینہٖ (خالصتاً) حرام ہو وہ ان کاموں (یعنی مسجد کی تعمیر و توسیع) کے لئے لینا بھی حرام ہے اور جس کی نسبت یہ معلوم نہ ہو کہ یہ خاص مال حرام ہے اِس (مال) کے لینے میں مُضائقہ نہیں، وَاللہ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔(فتاویٰ رضویہ، 16/427) نیز مفتیٔ اعظم پاکستان، مفتی وقارُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ سود کی رقم سے چھٹکارا پانے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سود کی رقم کسی غریب حاجت مند کو جو زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے، مالک بنا کر دے دی جائے اور اِس عمل میں ثواب کی نیت نہ رکھی جائے کہ حرام مال ثواب کا ذَریعہ نہیں بن سکتا، بلکہ یہ نیت کرے کہ میرے مال میں جو گندگی شامل ہو گئی تھی اس کو نکال کر اپنا مال پاک کر رہا ہوں۔ اِس سود کے روپے کو کسی ایسے کام میں خرچ نہیں کر سکتے جہاں کوئی مالک نہیں ہوتا مثلاً مسجد، مدرسہ، کنواں اور راستہ وغیرہ بنانے میں صرف کرنا بلکہ شخصی ملکیت میں دینا ضروری ہے۔ وَاللہ تَعَالٰی اَعْلَمُ (وقار الفتاویٰ، 1/243)

ہونے کا سبب) ہیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) یہی حال بکری ذبح کر کے کھلانے کا ہے۔ مگر تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جان کا صدقہ دینا زیادہ نفع رکھتا ہے (یعنی بکری ذبح کر کے کھلائیں تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور بلائیں تیزی سے جاتی ہیں)۔" (فتاویٰ رضویہ، 24/185-186 ملتقطاً) البتہ یہ ضروری نہیں کہ خود مریض ذبح کرے، بلکہ جسے جانور دیا اس سے بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ جانور کو ذبح کر دے۔ (ملفوظات امیر اہل سنّت، 10/464)

سوال: کیا مَدَنی عَطِیّات بکس میں گیارھویں شریف کی نیت سے رَقم ڈال سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مَدَنی عَطِیّات میں گیارھویں شریف یعنی غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے رَقم ڈال سکتے ہیں بلکہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے رَقم ڈالیں گے تو ثواب بڑھ جائے گا۔ البتّہ اِس میں زکوٰۃ کی رَقم نہیں ڈال سکتے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/432)

سوال: کیا پودے لگانے کے فَضائل بھی ہیں؟[1]

جواب: جی ہاں! اَحادیثِ مُبارکہ میں پودے لگانے کے فَضائل بھی بیان ہوئے ہیں۔ پودے لگانے کے فَضائل پر تین فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحظہ کیجیے: ﴿1﴾ جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے پھر اس میں سے جو پَرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدَقہ شُمار ہو گا۔ (بخاری، 2/85، حدیث: 2320) ﴿2﴾ جس نے کوئی دَرخت لگایا اور اُس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صَبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اُس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک اس (لگانے والے) کے لیے صَدَقہ ہے۔ (مسند امام احمد، 5/574، حدیث: 16586) ﴿3﴾ جس نے کسی ظلم وزیادتی کے بغیر کوئی گھر بنایا یا ظلم وزیادتی کے

1 ... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

بغیر کوئی دَرخت اُگایا، جب تک اللہ پاک کی مخلوق میں سے کوئی ایک بھی اس میں سے نفع اُٹھاتا رہے گا تو اس (لگانے والے) کو ثواب ملتا رہے گا۔(مسند امام احمد، 5/309، حدیث:15616) (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 1/101)

سوال: مسجد بنانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: مسجد بنانا صَدَقۂ جاریہ ہے۔ مسجد بنانے والے کو جنَّت میں عالی شان محل عطا کیا جائے گا۔[1] مسجد بنانے والے کو ملنے والے ثواب کا اَندازہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مسجد قِیامت تک کے لیے مسجد ہوتی ہے اور جس نے مسجد بنائی ہوگی اُسے قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ لہٰذا جو مُخَیَّر حضرات ہیں انہیں چاہیے کہ اپنی زِندگی میں کم از کم ایک مسجد ضَرور بنائیں جو ان کے لیے صَدَقۂ جاریہ ہو سکے۔ مسجد بنانے کے لیے ضَروری نہیں کہ کروڑوں روپے خَرچ کر کے خوب تزئین و آرائش کے ساتھ ہی مسجد بنائی جائے بلکہ چند لاکھ میں بھی مسجد بنائی جاسکتی ہے۔ بعض علاقوں میں زمین کی قیمت بہت کم ہوتی ہے اور بعض علاقوں میں بہت زیادہ، تو جس کی جتنی گنجائش ہو وہ اسی کے مُطابق زمین خرید کر مسجد بنائے۔

مسجد ایسی جگہ بنانی چاہیے جہاں آبادی ہو، جنگل یا بیابان میں مسجد بنانا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے جنگل، بیابان یا کسی ویرانے میں مسجد بنائی تو وہاں مسجد کی نیت کرنے کے باوجود وہ مسجد نہیں کہلائے گی۔[2] نیز اس پر لگنے والی ساری رَقم بھی ضائع ہو جائے گی اور آبادی نہ ہونے کی وجہ سے وہ عمارت جانوروں کا ٹھکانا بن سکتی ہے۔ ہاں! اگر

1... نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لیے مسجد بنائے تو اللہ پاک اس کے لیے جنَّت میں محل بنائے گا۔(مسلم، ص214، حدیث:1190)

2... کسی شخص نے جنگل یا ویرانے میں مسجِد بنائی جہاں کسی کی رِہائش نہ ہو اور لوگوں کا وہاں سے گزر بھی کم ہو تو وہ مسجد نہ ہوگی کیونکہ اُس جگہ مسجِد بنانے کی حاجت نہیں ہے۔(فتاویٰ ہندیہ، 5/320)

www.dawateislami.net

کسی ایسے علاقے میں مسجد بنائی جہاں مسجد بناتے وقت تو آبادی تھی مگر بعد میں وہ علاقہ ویران ہو گیا تو وہ جگہ بَدَستور مسجد ہی رہے گی کیونکہ جب کسی جگہ مسجد کی نیت کر لی جائے تو وہ قیامت تک کے لیے مسجد ہو جاتی ہے۔(بہارِ شریعت،2/ 561، حصہ:10ماخوذاً)

(ملفوظات امیر اہل سنت،1/ 182)

سوال: صَدَقہ چُھپا کر دینا افضل ہے لیکن بسا اوقات بھرے اِجتماع میں کہا جاتا ہے کہ آپ نیت کر لیں یا کوئی اِعلان کر دیں تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: صَدَقہ دینے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کہیں چھپا کر دینا افضل ہوتا ہے اور کہیں سب کے سامنے دینا افضل ہوتا ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔(بخاری،1/ 5، حدیث:1)صَدَقہ چُھپا کر دینے کے اپنے فَضائل ہیں کہ چُھپا کر صَدَقہ دینا اللہ پاک کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔(ترمذی،2/ 146، حدیث:664)یوں ہی اِعلانیہ صَدَقہ دینے کے اپنے فَضائل ہیں مثلاً اگر کسی نے سب کے سامنے اِس لیے صَدَقہ دیا کہ دوسروں کو بھی تَرغیب ملے، دوسروں کا بھی دینے کا جَذبہ بڑھے تو ظاہر ہے کہ یہ ثواب کا کام ہے۔ ہاں! اگر کسی نے صَدَقہ اِس لیے ظاہر کر کے دیا کہ لوگ مجھے سخی اور دِلیر سمجھیں تو اِس نے غَلَط کام کیا کیونکہ عبادت سے کسی کے دِل میں اپنا اِحترام اپنی عزت بنانے والا رِیاکار اور جہنّم کا حقدار ہے۔ ہر ایک اپنی نیت پر غور کر لے کہ وہ کس نیت سے عَلَی الْاِعْلَان صَدَقہ و خیرات کر رہا ہے۔ یاد رَکھیے! صَدَقے کے لیے نہ تو ایسا کالا بکرا دینے کی ضَرورت ہے جس میں ایک بھی بال سفید نہ ہو اور نہ ہی کالی مُرغی کو سر پر سے گھما کر دینے کی حاجت بلکہ جو بھی اللہ پاک کی راہ میں دیا جائے وہ صَدَقہ ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنت،1/ 401)

سوال: صَدَقہ دینا اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے، ایسا کہنا کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: (امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) قرآن پاک میں ہے: ﴿ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ﴾ (پ29، المزمل:20) ترجَمۂ کنزُ الایمان: "اور اللہ کو اچھا قرض دو۔" اِس کی تفسیر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا ہے، یہ قرض کے اندر آتا ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے فرمایا:) یہ اللہ پاک کا کَرَم ہے کہ خود ہی دیتا ہے اور خود ہی اس کی راہ میں خرچ کرنے پر ثواب اور جنّت کے وعدے فرماتا ہے۔ ہم کسی کو کچھ دیں گے تو نہ جانے ہمارے ذہن میں کیا کیا ہو گا؟ لیکن اللہ پاک کی شان دیکھو کہ اپنی شانِ کریمی سے خوب نوازتا ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/408)

سوال: پرندوں کو صَدقے کا گوشت کھلانا کیسا؟

جواب: بعض لوگ چیل، کووں کو صَدقے کی نیت سے لُٹا لُٹا کر گوشت کھلاتے ہیں یہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔[1] (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/167)

سوال: قرضِ حَسَنَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرضِ حَسَنَہ کے بارے میں ہمارے ہاں عوام میں یہ مشہور ہے کہ قرضِ حَسَنَہ وہ ہوتا ہے کہ جسے دے کر بھول جاؤ، اگر مَقروض دینا چاہے تو دے دے اور اگر نہ دینا چاہے تو نہ دے، یہ قرضِ حسنہ کی عوامی تعریف ہے حالانکہ ہر قرض قرضِ حسنہ یعنی اچھا قرض ہوتا ہے جو مسلمان کو اس کی خیر خواہی کی نیت سے دیا جائے اور سُود سے پاک ہو۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) قرضِ حسنہ کی ایک تفسیر صَدقاتِ واجبہ کے عِلاوہ نفلی صَدَقات کے ساتھ کی گئی ہے۔ (تفسیر کبیر، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:245، 2/499)

---

1 ... چیل، کووں کو گوشت کھلانے سے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے ہونے والا سوال وجواب ملاحظہ فرمایئے: سوال: اکثر دیکھا گیا کہ لوگ بکرا منگا کر اور اس کو لڑکے یا لڑکی کے نام ذبح کرکے کچھ گوشت چیل، کوا کو کھلاتے ہیں اور کچھ فقراء کو تقسیم کرتے ہیں، یہ فعل کس حد تک صحیح ہے؟ جواب: مساکین کو دیں، چیل، کووں کو کھلانا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا، یہ فاسق ہیں اور کووں کی دعوت رسمِ ہُنُود۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَم۔ (فتاویٰ رضویہ، 20/590)

www.dawateislami.net

مثلاً نفلی صَدَقہ کرنا، اپنے مَحارِم پر خرچ کرنا اور جن کا نَفَقہ لازم ہو ان پر خرچ کرنا وغیرہ۔ بعض عُلما کے نزدیک ہر وہ مال جو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا جائے اسے قرضِ حسنہ کہتے ہیں۔ (کنزالعمال، الجزء:2، 1/154، حدیث:4220)(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/239)

سوال: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی مالی مدد کرتا ہے اور ان دونوں کے علاوہ کسی بھی تیسرے شخص کو اس کا عِلْم نہیں ہے تو کیا اس کو پوشیدہ صَدَقہ کہا جائے گا یا لینے والے کے بھی عِلْم میں لائے بغیر دیا جائے تو پوشیدہ صَدَقہ کہلائے گا جیسے کسی نابینا کو رَقَم دے دی جائے؟

جواب: واقعی یہ ایک مسئلہ ہے کہ پوشیدہ کی تعریف کیا ہے اور کس طرح دینے کو پوشیدہ کہا جائے گا؟ ایک کو بھی پتا نہ چلے شاید نفس کو یہ گوارا نہ ہو کسی نہ کسی کو تو بتا ہی دیتے ہیں مثلاً کہیں گے کہ "میں نے الیاس کے ہاتھ میں رقم دینی ہے" اس طرح مجھے تو پتا چلے گا کہ اس نے دو لاکھ روپے دیئے ہیں یا کسی کو بتائیں گے کہ کسی اور کو مَت بتانا کہ میں نے اتنی اتنی رَقَم دینی ہے۔ مثال کے طور پر میرے پاس ایک لاکھ روپے کی رقم تحفۃً آئی تو میں اپنے قریبی شخص کو دوں اور اس سے کہہ دوں کہ یہ فیضانِ مدینہ میں دے دو اور میرا نام نہیں بتانا لیکن اس صورت میں بھی جس کو دے رہا ہوں اس سے پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اگر یوں کہا جائے کہ "یہ رَقَم فیضانِ مدینہ کے چندہ بکس میں ڈال دینا یا قافلوں کی مد میں جمع کروا دینا" اور اس کو بتایا نہ جائے کہ یہ رقم کس کی طرف سے ہے تو وہ یہ سمجھے گا کہ شاید یہ کسی نے دی ہو گی، اس طرح حکمتِ عملی سے بھی رقم چُھپا کر دی جا سکتی ہے۔ یوں ہی خاموشی سے خود ہی چندہ بکس میں رقم ڈالی جا سکتی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) پوشیدہ صَدَقہ دینے والی بات عرش کے سائے میں جگہ ملنے والی حدیث میں کی گئی ہے، وہ اس طرح ہے

www.dawateislami.net

کہ سیدھے ہاتھ سے صَدقہ دے تو اُلٹے ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ اس نے کیا خرچ کیا۔ پوشیدہ کا عام طور پر یہی معنیٰ ہوتا ہے کہ کسی بھی دوسرے کو معلوم نہ ہو لیکن اگر کوئی ایسی ضَرورت پیش آئی کہ بتانا پڑے گا اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے، مثلاً رَقم کسی ایسے شخص تک پہنچانی ہے جس تک یہ خود نہیں پہنچا سکتا تو ایسے شخص کو دے دے جو مُتَعَلِّقہ شخص تک پہنچا دے اور اس کو یہ بتا دے کہ اس کو پتا نہ چلے کہ کس نے دی ہے تو اُمید ہے کہ یہ بھی پوشیدہ صَدقے میں ہی آئے گا۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے فرمایا:) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات (اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔) (بخاری، 1/5، حدیث:1) ظاہر ہے اگر کھڑے ہو کر اِعلان کرتا ہے کہ میں ایک لاکھ روپے پیش کر رہا ہوں اور اس کی رِیاکاری کی نیت نہ ہو تو یہ بھی جائز ہے اگرچہ یہ اعلان پوشیدہ نہیں کہلائے گا مگر اس میں ثواب ملنے کی اُمّید موجود ہے، اگر اِعلان اس لیے کر رہا ہے کہ یہ خود ایسا شخص ہے جسے دیکھ کر دوسروں کو تَرغیب ملے گی اور وہ بھی کچھ نہ کچھ رَقم راہِ خُدا میں دیں گے اور دِکھاوا مقصود نہیں ہے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا بلکہ ثواب ہی کی اُمّید ہوگی۔ (ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 3/246)

سوال: جس طرح اِخلاص کی کَیفِیّات اَفراد کے اِعتبار سے مختلف ہوتی ہیں، کیا صَدقہ وغیرہ پوشیدہ رکھنے کے اِعتبار سے بھی یہ کَیفِیّات مختلف ہوں گی؟ جیسے رقم دینے والا یہ حیلہ کرے کہ پہلے کسی کو یہ رقم ویسے ہی دے دے اور پھر اس سے واپس لے کر صَدقہ کے لیے دے دے اور کہے یہ رقم مجھے کسی نے دی تھی، اسی طرح اگر یوں کرلے کہ جس کو دینا ہے وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی جوتیوں کے پاس رقم رکھ دے یا پاؤں کے پاس رکھ دے یا اس کے گھر میں ڈلوا دے جیسا کہ بزرگانِ دِین رحمۃ اللہ علیہم کے ایسے اَعمال ہوتے تھے۔

جواب: کتابوں میں بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کے ایسے انداز لکھے ہوئے ہیں لیکن آج اگر

www.dawateislami.net

کسی کی جوتیوں میں اس طرح کچھ رکھیں گے تو بے چارہ سوچ میں پڑ جائے گا پتا نہیں یہ کیا ہے؟ اسی طرح کسی کے گھر میں ڈالیں گے اور اس کے گھر میں کوئی مہمان آئے تو وہ سمجھے گا کہ شاید یہ مہمانوں کی گر گئی ہے اور وہ اس کو لُقطہ سمجھ بیٹھے گا۔ بزرگانِ دِین رحمۃُ اللهِ علیہم کے بارے میں جو لکھا ہے کہ یہ لوگ گھر میں ڈال جایا کرتے تھے تو ہو سکتا ہے وہ لوگ اس کے ساتھ چِٹّھی پر لکھ کر بھی رکھتے ہوں، نیز کسی نابینا کو بھی صَدقہ دیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی فیضانِ مدینہ میں دینا چاہے تو یہاں موجود مختلف چندہ بکس میں بھی ڈال سکتا ہے۔ ظاہر ہے اگر خاموشی سے کچھ رَقم ڈالے گا تو کسی کو کیا پتا کہ 10 کا نوٹ ڈالا ہے یا ہزار (1000) کا تو یوں چُپ چاپ رَقم دی جاسکتی ہے۔ عُموماً ایسا ہوتا نہیں کم از کم کسی کے ہاتھ میں وہ رَقم دی جائے گی تاکہ اس کو تو معلوم ہو کہ یہ مابدولت نے دیا ہے۔ واقعی رِیاکاری اور دِکھاوا ایسا نَس نَس میں بسا ہوا ہے کہ جب تک ایک نہ ایک کو پتا نہ چل جائے مزہ ہی نہیں آتا۔ اللہ پاک اِخلاص نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللهُ علیهِ واٰلهٖ وسلَّم (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/248)

سوال: نفلی صَدَقہ کن لوگوں کو دینا چاہئے؟

جواب: کسی غریب رشتہ دار کو دے دیں۔ اگر کسی سیّد صاحب کو دینا چاہیں تو اُنہیں بھی دے سکتے ہیں، کیونکہ نفل صَدَقہ اُنہیں دیا جاسکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/309) جن کو صَدَقہ دیں اُنہیں یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ یہ صَدَقہ یا خیرات ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے اُنہیں اچھا نہ لگے۔ آپ اگر چاہیں تو دعوتِ اِسلامی کے صَدَقہ بکس یا لنگرِ رَضَویّہ کے بکس میں بھی نفلی صَدَقہ ڈال سکتے ہیں، کیونکہ ہمیں سارا سال ہی اِس کی ضرورت رہتی ہے اور رَمَضان میں تو سحری اور اِفطاری کی مَد میں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ صَدَقہ بکس یا لنگرِ رَضَویّہ کی مَد میں زکوٰۃ کے پیسے نہیں دیجئے گا ورنہ آپ کی زکوٰۃ ضائع ہو جائے

گی۔ اپنی جیب خرچ میں سے حلال اور ستھرا مال نفلی صَدَقہ میں دیجئے، راہِ خدا میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ہے۔ چاہیں تو اپنی آمدنی کا One Percent (یعنی ایک فیصد) ہی نفلی صَدَقے کے لئے مُقرّر کرلیجئے، اللہ پاک توفیق دے تو فیصد میں اِضافہ کرلیجئے کہ جتنا شہد ڈالیں گے اُتنا میٹھا ہوگا۔ اِسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنی جیب خرچ میں سے کوئی حصّہ مُقرّر کرکے نفلی صَدَقہ دیا کریں، اِس کے لئے گھر میں صَدَقہ بکس بھی رکھا جاسکتا ہے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 3/ 401)

سوال: صدقہ کرکے لوگوں کو بتانا کیسا؟[1]

جواب: بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم صدقہ چُھپا کر دِیا کرتے تھے تاکہ کسی کو پتا نہ چل سکے، بلکہ بعض اَوقات جس کو صدقہ دیا جارہا ہے اُسے بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ مجھے کس نے صدقہ دیا ہے۔ حضرتِ اِمام زَینُ العابدین رضی اللہُ عنہ کے وِصالِ باکمال کے بعد یہ اِنکشافات ہوئے کہ آپ فُلاں فُلاں گھر کا خرچہ اُٹھاتے اور راشن ڈلواتے تھے، نیز اُن گھر والوں کو بھی معلوم نہیں تھا کہ اُن پر سخاوت کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ آپ رضی اللہُ عنہ ہی تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 41/383) اِسی طرح ”اِحیاءُ العلوم“ میں اور بُزرگوں کے واقعات بھی ہیں جو زکوٰۃ اور خیرات وغیرہ چُپکے سے غریبوں کو پہنچادیا کرتے تھے اور اُن کے گھر میں ڈلوادیا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، 1/ 290- احیاء العلوم (مترجم)، 1/ 656) آج کل تو حال یہ ہے کہ نیکی کم کرتے ہیں اور ڈھول بڑا بجاتے ہیں، نیکی چھوٹی ہوتی ہے لیکن اُسے بہت بڑی نیکی کے طور پر بیان کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو نیکی کرتے ہی نہیں ہیں لیکن بغیر نیکی کے ہی دِکھاوا کر رہے ہوتے ہیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/ 572)

سوال: آج کل گھروں میں صدقہ و خیرات کے نام پر جو بکرے یا بیل وغیرہ کاٹے جاتے

---

1 ... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

ہیں اُن کا گوشت گھر میں اِستعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا کسی غریب کو دینا پڑتا ہے؟

جواب: یہ عام طور پر نفل صدقے ہوتے ہیں کہ بچّہ بیمار ہو جاتا ہے تو اُس کا صدقہ نکال دیتے ہیں، یہ اچھا اور نیک کام ہے اِس کا گوشت اگر غریبوں میں بانٹ دیا جائے تو اچّھا ہے لیکن اگر مالداروں کو کھلا دیا یا خود کھا لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ عام طور پر صدقہ اُسے ہی کہا جاتا ہے جو غریبوں کو دیا جائے۔ ہاں! اگر واجِب صدقہ ہے تو وہ صرف غریبوں کے لئے ہی ہوتا ہے۔ (بحر الرائق، 2/427) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/217)

سوال: کیا مسکین تک صدقہ پہنچانے پر بھی اجر ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بے شک اللہ پاک روٹی کے ایک لُقمے یا ایک کھجور یا اس کی مِثل کسی مسکین کو فائدہ پہنچانے والی چیز کی وجہ سے تین لوگوں کو جنّت میں داخل فرمائے گا: ﴿1﴾ وہ شخص جس نے صدقے کا حکم دیا ﴿2﴾ بیوی جس نے اس لقمے کو تیار کیا ﴿3﴾ وہ خادم جس نے یہ صدقہ مسکین تک پہنچایا۔ تمام خوبیاں اللہ پاک کے لئے ہیں جو ہمارے خادموں کو بھی محروم نہیں کرتا۔ (معجم اوسط، 4/89، حدیث: 5309) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: صدقہ اگرچہ 70 ہزار ہاتھوں میں سے گُزرے تب بھی آخری شخص کا اَجر پہلے صدقہ کرنے والے کے اجر کی طرح ہوگا۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی، ص355، حدیث: 116) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/388)

سوال: کیا والدین اور دیگر مَرحومین کے نام پر کپڑے یا برتن خیرات کیے جاسکتے ہیں؟

جواب: کپڑے اور برتن خیرات کر سکتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/597) البتہ یہی خیرات کرنے کو فرض یا واجب نہ سمجھا جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 8/187)

سوال: کیا والد اپنی اولاد کو صدقہ دے سکتا ہے؟

---

1 ... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت کا قائم کردہ ہے اور جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا عنایت کیا ہوا ہے۔

www.dawateislami.net

جواب: والد اپنی اولاد کو زکوٰۃ اور فطرہ نہیں دے سکتا، (ردالمحتار، 3/344) البتّہ تحفہ اور اِنعام دے سکتا ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 7/236)

سوال: کیا میں اپنے بچے کا عَقِیقہ کرنے کے بجائے اس جانور کی قیمت کسی فلاحی تنظیم کو دے سکتا ہوں؟

جواب: اس کی اِجازت ملی تو پھر کہیں گے قربانی کرنے کے بَدلے قربانی کا جانور یا اس کی رَقم کسی غریب کو دے دیں، حج کرنے کے بجائے کسی کو پیسے دے دیں، پھر مَساجد بھی نہ بنائیں غریبوں کو دے دیں، ایسا نہیں ہو گا، شریعت نے جو طریقہ بتایا ہے وہی کرنا ہوتا ہے۔ بکرا تو دس پندرہ ہزار کا آج کل آتا ہو گا اس سے غریبوں کا کیا ہو گا، گھر میں جو ڈیکوریشن کی چیزیں ہوتی ہیں وہ اور دو چار صوفے بیچ کر غریبوں کو دیں، گھر میں 10 کمرے ہیں تو ایک آدھ کمرے کا حساب لگا کر غریبوں کے حوالے کر دیں تاکہ غریبوں کا کچھ تو بنے۔ بہرحال عقیقہ کرنا ہے تو اس میں قربانی کے جانور کی شرائط کے مُطابق جانور ہی ذَبح کرنا ہو گا تبھی یہ مُستَحَب ادا ہو گا۔ عقیقہ مُستَحَب ہے اگر کسی نے نہیں کیا تو گناہ نہیں ہے۔
(بہارِ شریعت، 3/355-357 مُلتقطاً)(ملفوظات امیر اہل سنت، 7/16)

سوال: کیا فوت شُدہ اِنسانوں کی طرف سے بھی صَدَقہ دیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! فوت شُدہ اَفراد کی طرف سے بھی صَدَقہ دیا جا سکتا ہے یہ اِن کے لیے ایصالِ ثَواب ہو گا جیسے والِد صاحب، دادا جان وغیرہ کے ایصالِ ثَواب کے لیے صَدَقہ دیا یا بارگاہِ رِسالت میں ثَواب نَذر کرنے کے لیے غریبوں کی مدد کی کہ یہ مدد میں سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر کر رہا ہوں یا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام پر کر رہا ہوں۔ اور اس طرح ایصالِ ثَواب کرنا جائز ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 6/205)

www.dawateislami.net

ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ/ خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت الحاج ابو اُسید عُبید رضا مدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی جانب سے ہر ہفتے ایک رسالہ پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ماشاءَ اللہ الکریم! لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں یہ رسالہ پڑھ یا سُن کر امیرِ اہلِ سنّت/ خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت کی دُعاؤں سے حصہ پاتے ہیں۔ یہ رسالہ Audio میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.Dawateislami.net

یا Read and listen Islamic book

ایپلی کیشن سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ ثواب کی نیت سے خود بھی پڑھیں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کریں۔

(شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ)

978-969-722-603-0
01082463

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net